یادگار شیخ الہندؒ

تصویر یار اپنی جبیں پر بنائیں گے بگڑا ہوا ہم اپنا مقدر بنائیں گے (داغ)

متوسلین دارالعلوم دیوبند کے لئے حضرت مولانا شیخ الہندؒ کی

وصیّت

حضرت مولانا حجۃ الاسلامؒ کے مقدمہ میں جو ذیل میں شائع کیا جارہا ہے تعارف فرماتے ہیں کہ

"خدام مدرسہ عالیہ دیوبند نے تو یہ تہیہ بنام خدا کر لیا ہے کہ تالیفات حضرت مولانا مولوی محمد قاسم متعنا اللہ بعلومہ ومعارفہ مع بعض تالیفات حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ وغیرہ (مثل تالیفات مولانا رفیع الدین ومولانا محمد اسمٰعیل شہیدؒ) عمدہ چھاپ کر اور نصاب تعلیم میں داخل کر کے ان کی ترویج میں ہر طرح سعی کی جائے اور اللہ کا فضل حامی ہو۔ تو وہ نفع جو ان کے ذہن میں ہے اوروں کو بھی ان سے حاصل کر کامیاب کیا جائے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

کیا فائدہ فکر بیش وکم سے ہوگا ہم کیا ہیں جو کوئی کام ہم سے ہوگا
جو کچھ کہ ہوا ہوا کرم سے تیری جو کچھ ہوگا تیرے کرم سے ہوگا

جامعہ ملیہ دہلی میں بیت الحکمت کی تحریک شوال ۱۳۵۹ھ ہجری سے جاری ہے۔ جس کا پہلا مقصد یہی قرار پایا ہے کہ امام ولی اللہ کا فلسفہ ان کی اور ان کے اتباع کی کتابوں کے ذریعہ سے اس طرح سکھلایا جائے۔ جس سے عربی مدارس اور انگریزی مدارس کے مفکر نوجوان زیادہ مستفید ہو سکیں۔

بیت الحکمۃ کا پہلا تمہیدی دور رمضان ۱۳۶۲ھ میں بخیر وخوبی ختم ہوا۔ اس زمانہ میں چند اہل علم اور بعض گریجوایٹ اس حکمۃ کی ابتدائی تعلیم دینے کے لئے طیار ہوگئے۔ اب غرہ شوال ۱۳۶۲ھ سے اس یادگار کا مستقل کام شروع کردیا گیا ہے۔ واللہ المستعان

عبید اللہ سندھی

۲۹ر اکتوبر ۱۹۴۳ء ہندی
بیت الحکمۃ۔ جامعہ ملیہ

موسس بیت الحکمۃ دہلی
موسس سندھ ساگر انسٹی ٹیوٹ۔ حیدرآباد سندھ

بندہ محمود، حمد وصلوٰۃ کے بعد طالبانِ معارف الٰہیہ اور دلدادگان اسرار ملت حنفیہ کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ ۱۸۷۶ء میں پادری نولس صاحب اور منشی پیارے لال صاحب ساکن موضع چاندا پور متعلقہ شاہجہانپور نے باتفاق رائے جب ایک میلہ بنام میلۂ خدا شناسی موضع چاندا پور میں مقرر کیا اور اطراف وجوانب میں اس مضمون کے اشتہار بھجوائے کہ ہر مذہب کے علماء آئیں اور اپنے اپنے مذہب کے دلائل سنائیں تو اس وقت معدن الحقائق مخزن الدقائق مجمع المعارف مظہر اللطائف جامع الفیوض و البرکات قاسم العلوم والخیرات سیدی ومولائی حضرت مولانا مولوی محمد قاسم صاحب متعنا اللہ تعالیٰ بعلومہ ومعارفہ نے اہل اسلام کی طلب پر میلۂ مذکور کی شرکت کا ارادہ ایسے وقت مصمم فرمایا کہ تاریخ مباحثہ یعنی ۷ر مئی سر پر آگئی تھی۔ چونکہ یہ امر بالکل معلوم نہ تھا کہ تحقیق مذاہب اور بیانِ دلائل کی کیا صورت تجویز کی گئی ہے، اعتراضات وجوابات کی نوبت آئیگی یا زبانی اپنے اپنے مذہب کی حقانیت بیان یا بیانات تحریری ہر کسی کو پیش کرنے پڑیں گے تو اسی لئے بنظر احتیاط حضرت مولانا قدس سرہٗ کے خیال مبارک میں یہ آیا کہ ہر ایک تحریر جو اصول اسلام اور فروع ضروریہ بالخصوص جو اس مقام کے مناسب ہوں سب کو شامل ہو حسب قواعد عقلیہ منضبط ہونی چاہیے جس کی تسلیم میں عاقل منصف کو کوئی دشواری

نہ ہو اور کسی قسم کے انکار کی گنجایش نہ ملے۔ چونکہ وقت بہت تنگ تھا اسی لئے نہایت عجلت کے ساتھ غالباً ایک روز کامل اور کسی قدر شب میں بیٹھکر ایک تحریر جامع تحریر فرمائی۔ جلسۂ مذکورہ میں تو مضامین مندرجہ تحریر مذکورہ کو زبانی ہی بیان فرمایا اور دربارہ حقانیت اسلام میں جو کچھ بھی فرمایا وہ زبانی ہی فرمایا اور اسی لئے تحریر مذکور کے سنانے کی حاجت اور نوبت ہی نہ آئی۔ چنانچہ مباحثہ مذکور کی جملہ کیفیت بالتفصیل چند بار طبع ہو کر شائع ہو چکی ہے مگر جب اس مجمع سے بحمد اللہ نصرت اسلام کا پھریرا اڑاتے ہوئے حضرت مولانا المعظم واپس تشریف لائے تو بعض خدام نے عرض کیا کہ تحریر جو جناب نے تیار فرمائی تھی اگر مرحمت ہو جائے تو اس کو مشتہر کر دینا نہایت ضروری اور مفید نظر آیا۔ یہ عرض مقبول ہوئی اور تحریر مذکور متعدد مرتبہ طبع ہو کر اس وقت تک تسکین بخش قلوب اہلِ بصیرت اور نور افزائے دیدۂ اولی الابصار ہو چکی ہے۔ اور مولانا مولوی فخر الحسن صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کے مضامین کے لحاظ سے اس کا نام حجۃ الاسلام تجویز فرما کر اول بار شائع فرمایا تھا جس کی وجہ تسمیہ دریافت کرنے کی کم فہم کو بھی حاجت نہ ہوگی۔

اس کے بعد چند مرتبہ مختلف مطابع میں چھپکر وقتاً فوقتاً شائع ہوتی رہی۔ صاحبانِ مطابع اس عجالہ مقبولہ اور نیز دیگر تصانیف حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی اشاعت دیکھکر صرف بغرض تجارت معمولی طور پر ان کو چھاپتے رہے۔ کسی اہتمام زائد کی حاجت ان کو محسوس نہ ہوئی۔ اسی لئے فقط کاغذ اور لکھائی اور چھپائی ہی میں کوتاہی نہیں ہوئی بلکہ تصحیح عبارت میں بھی نمایاں خلل پیدا ہو گئے۔ اس حالت کو دیکھکر کفش برداران قاسمی اور دلدادگان اسرارِ علمی کو بے اختیار اس امر پر کمر بستہ ہونا پڑا کہ صحت خوشخطی وغیرہ تمام امور کا اہتمام کر کے اس عجالہ مقدسہ کو چھاپا جائے اور بغرض توضیح حاشیہ پر ایسے نشانات کر دیئے جائیں جس سے تفصیل مطالب ہر کسی کو بے تکلف معلوم ہو جائے اور جملہ تصانیف حضرت مولانا نفع اللہ المسلمین بفیوضہ کو اسی کوشش اور اہتمام کے ساتھ چھاپ کر ان کی اشاعت میں سعی کی جائے۔ واللہ ولی التوفیق

اس تحریر کی نسبت حضرت مولانا کی زبانِ مبارک سے یہ بھی سنا گیا کہ جو مضامین تقریر دلپذیر میں بیان کرنے کا ارادہ ہے وہ سب اس تحریر میں آ گئے۔ اس قدر تفصیل سے نہ سہی بالاجمال ہی سہی۔ ایسی حالت میں تقریر دلپذیر کے تمام ہونے کا جو قلق شائقان اسرارِ علمیہ کو ہے اس کے مکافات کی صورت بھی اس رسالہ سے بہتر دوسری نہیں ہو سکتی۔

اب طالبان حقائق اور حامیانِ اسلام کی خدمت میں ہماری یہ درخواست ہے کہ تائید احکامِ اسلام اور مدافعت فلسفۂ قدیمہ و جدیدہ کے لئے جو تدبیریں کی جاتی ہیں ان کو بجائے خود رکھکر حضرت خاتم العلماء کے رسائل کے مطالعہ میں بھی کچھ وقت ضرور صرف فرماویں اور پورے غور سے کام لیں اور انصاف سے دیکھیں کہ ضروریات موجودہ زمانہ حال کے لئے وہ سب تدابیر سے فائق اور مختصر اور مفید تر ہیں یا نہیں۔

اہلِ فہم خود اس کا تجربہ کچھ تو کرلیں۔ میرا کچھ عرض کرنا اس وقت غالباً دعوی بلا دلیل سمجھکر غیر معتبر ہوگا۔ اس لئے زیادہ عرض کرنے سے معذور ہوں۔ اہل فہم و علم خود موازنہ اور تجربہ فرمانے میں کوشش کر کے فیصلہ کرلیں۔ باقی خدام مدرسہ عالیہ دیوبند نے تو یہ تہیہ بنام خدا کر لیا ہے کہ تالیفات موصوفہ مع بعض تالیفات حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ وغیرہ تصحیح اور کسی قدر توضیح و تسہیل کے ساتھ عمدہ چھاپ کر اور نصابِ تعلیم میں داخل کر کے ان کی ترویج میں اگر حق تعالیٰ توفیق دے تو جان توڑ کر ہر طرح کی سعی کی جائے اور اللہ کا فضل حامی ہو تو وہ نفع جو ان کے ذہن میں ہے اوروں کو بھی اس کے جمال سے کامیاب کیا جائے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

کیا فائدہ فکر بیش و کم سے ہوگا ہم کیا ہیں جو کوئی کام ہم سے ہوگا
جو کچھ کہ ہوا، ہوا کرم سے تیرے جو کچھ ہوگا، تیرے کرم سے ہوگا